علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاری مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

مضمون	:	علم التعلیم
سطح	:	بی ۔اے
کوڈ	:	419
مشق	:	03
سمسٹر	:	بہار 2025ء

سوال نمبر1 تعلیمی نفسیات کی تعریف کریں نیز تعلیمی نفسیات کی اہمیت اور مقاصد بیان کریں۔(20)

جواب:

تعلیمی نفسیات: تعلیمی نفسیات سے ایک ایسا علم مراد ہے جو ان تبدیلیوں کی تشریح کرتا ہے جو تمام اشخاص میں ان کی پیدائش سے لے کر جوان ہونے تک نشوونما کے مختلف درجوں میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ علم ان حالات سے بحث کرتا ہے جو بچوں کی نشوونما پر اچھے یا برے طریقے سے اثر انداز ہوتے رہتے ہیں اور اپنے اس مطالعے کے نتیجے میں ایسے اصول وضع کرتا ہے جنہیں مدرسے کے نظم ونسق میں خاص طور پر مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔انسانی فطرت اور عمل اکتساب کا مطالعہ تعلیمی نفسیات کا خاص موضوع بنا رہتا ہے مختصراً ہم تعلیمی نفسیات کی تعریف کچھ اس طرح کر سکتے ہیں کہ تعلیمی نفسیات ایک ایسا علم ہے جو تعلیمی اور تدریسی مسائل کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

تعلیمی نفسیات کی تعلیمی میدان میں اہمیت:

تعلیمی نفسیات کی اہمیت کے موضوع پر گفتگو کرنے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ نفسیات کی یہ شاخ کس طرح تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنا سکتی ہے اور معلم کے لیے کس طرح مدد ومعاون ثابت ہوسکتی ہے۔اس سے پہلے کہ ہم اس سوال کا جواب دیں ہمارے لیے یہ جاننا ضروری ہو جاتا ہے کہ معلم کیا کرتا ہے؟ وہ کیا کرنا چاہتا ہے؟اور معاشرے کی معلم سے کیا توقعات وابستہ ہیں؟معلم کے کام کا جائزہ لینے سے ہی تعلیم نفسیات کی اہمیت کا صحیح اندازہ ہوسکتا ہے۔

معاشرے کی بقاء۔

معاشرے کی بقا کہ ہر معاشرہ اپنی بقاء کے لیے چند ادارے قائم کرتا ہے اور اس کی بقاء کا انحصار اداروں کی صحیح کارکردگی پر ہوتا ہے یوں تو ہر ادارہ اپنی جگہ پر اہم ہے مثلاً قانون نافذ کرنے والے ادارے صحیح کام نہ کریں تو ملک میں انتشار پھیل جائے نہ کسی کی جان محفوظ رہے نہ مال اور معاشرہ جنگل بن کر رہ جائے اور اس جنگل کے قانون کا نتیجہ یہ ہو کہ معاشرے کا وجود ہی نہ رہے۔اسی طرح صنعت وحرفت اور تجارتی ادارے ملک کی معیشت کے لیے اہم ہیں لیکن تعلیمی ادارے معاشرے میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ ان میں معاشرے کے ہر شعبے کے لیے کارکن تیار کیے جاتے ہیں اور جب ان میں کوئی کمی یا نقص ہوگا تو معاشرے کے ہر ادارے میں خرابی پیدا ہوگی یعنی یہ کہ ہر معاشرے کو ہنرمند، تربیت یافتہ، ذمہ دار، باضمیر اور پڑھے لکھے افراد کی ضرورت ہے اور ناقص تعلیم وتربیت سے ہر ادارے کی کارکردگی بری طرح متاثر ہوگی۔لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ معلم کا کام ہے معاشرے کے لیے موزوں افراد کو تعلیم وتربیت دینا۔لفظ ''موزوں'' میں کئی معنی پنہاں ہیں بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ اس کے معانی اضافی ہیں۔ ہر ملک اور ہر وقت میں موزوں کا تصور بدلتا رہا ہے بہر حال کچھ مضمرات ایسے بھی ہیں جو زمانے اور وقت کی حدود پار کر کے قائم ہیں۔ ہر ملک کو ایسے موزوں افراد درکار ہیں جو اس کام کو کرنا چاہتے ہوں جو ان کے سپرد کیا گیا ہے۔وہ اس کام کو کرنے کی اہلیت رکھنے کے ساتھ ساتھ ایماندار اور ذمہ دار بھی ہوں ان میں اتنا ضبط نفس بھی ہو کہ ذاتی مفاد پر اجتماعی مفاد کو ترجیح دیں۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ یہ تمام خصوصیات پیدائشی نہیں اکتسابی ہیں اور ان کے اکتساب کے لیے مناسب سہولتیں فراہم کی گئی ہیں اور ایک معلم کے ذمہ یہ کام سپرد کیا گیا ہے۔کہ ان کے اکتساب کے عمل کو سہل بنائے اور افراد میں متوقع تبدیلیاں لانے کے لیے حالات سازگار بنائے۔تعلیمی نفسیات ان سازگار حالات پر روشنی ڈالتی ہے اور ان عوامل کے گرد گھومتی ہے جو فرد میں تبدیلیاں پیدا کرنے کے عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

معلم کا کردار۔

ہر معلم یہ جاننا چاہے گا کہ انسان کے کردار کو کیسے تبدیل کیا جاتا ہے اور جب وہ بچوں میں کسی خاص قسم کی تبدیلی لانے میں ناکام ہوتا ہے تو وہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ کیوں ہوا۔ کیا میرے طریقہ کار میں کوئی خامی تھی یا جو میں تبدیلیاں لانا چاہتا ہوں وہ اس کے لیے تیار نہیں یا پھر شاید میری توقعات حقیقت پر مبنی نہیں۔تعلیمی نفسیات کا پیش کردہ نقطہ نگاہ بھی یہی ہے کہ معلم اس قسم کے سوال کرے اور پھر تعلیمی نفسیات کے مطالعے سے ان کے حل ڈھونڈے۔اس عمل میں انسانی کردار کے بارے میں منظم طریقے سے معلومات جمع کی جاتی ہیں جو اکتساب کے عمل کی وضاحت کرتی ہیں۔ دوران تدریس پیش آنے والے مسائل کی گتھیاں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03435004551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم اے ایس سی پی ایچ ڈی ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختباری مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

سلجھانے کے لیے ایک منظّم طریقہ کار کی نشاندہی کرتی ہیں۔خواہ معلم کا پہلا دن ہو یا اسے پڑھاتے ہوئے کئی سال گزر گئے ہوں اس کو مختلف قسم کیمسائلللکا رتیرتے ہیں۔اساتذہ کو درپیش مسائل پر تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ ذیل میں درج مسائل سرفہرست ہیں۔

۱۔ انفرادی اختلافات

۲۔ طریقہ تدریس

۳۔ نظم وضبط

۴۔ طلبہ میں عدم دلچسپی

۵۔ کام کرنے اور مطالعے کی عادات کا فقدان

۶۔ طلبہ میں بے راہ روی

۷۔ اقدار کو رد کرنے کا رجحان

تعلیمی نفسیات کا تعلق۔

نفسیاتی اساس کہ ان میں ایک قدر مشترک ہے وہ ہے ان ک نفسیاتی اساس بالفاظ دیگر ان سب کا تعلق کردار سے ہے۔چونکہ تعلیمی نفسیات کا تعلق بھی انسانی کردار سے ہے لہذا یہ کہنا بجا ہوگا کہ تعلیمی نفسیات ان مسائل کے سمجھنے اور ان کے حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔یہ مدد بالواسطہ بھی ہے اور بلا واسطہ بھی۔بالفاظ دیگر تعلیمی نفسیات تعلیم کے لیے ایک بنیادی علم ہے، بالکل اسی طرح جیسے تمام طبعی سائنس انجینئرنگ کے لیے لازم وملزوم ہیں۔انجینئر خواہ پل بنائے یا فیکٹری اس کے لیے طبیعات کا جاننا بھی ضروری ہے اور علم کیمیا کا بھی اس کے علاوہ اگر وہ جمالیات ،معاشیات اور عمرانیات کا مطالعہ بھی کرے گا تو اپنا کام بہتر طریقہ سے انجام دے سکے گا۔اسی طرح اساتذہ بھی نفسیات سے حاصل شدہ بصیرت ،فلسفہ، عمرانیات اور معاشیات کے مطالعہ کی مدد سے تعلیمی مسائل حل کرنے کے اہل بن سکتے ہیں۔سوال یہ ہے کہ معلم کیا کام سر انجام دے رہا ہے؟ اس کا سادہ سا جواب ہے کہ وہ پڑھا رہا ہے اور یہ مسائل پڑھانے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس سے پہلے کہ استاد پڑھانا شروع کرے اس کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ وہ اپنے سبق سے اور اپنے مضمون سے کون سے مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔

تعلیمی مقاصد

استاد کا مسئلہ یہ ہے کہ اہم مقاصد کا انتخاب کرے کیونکہ آپ نے اکثر طلبہ کو کہتے سنا ہوگا کہ ہمیں معلوم نہیں ہمارے استاد صاحب کیا چاہتے ہیں۔ہم سوال کا جواب دیتے ہیں وہ ان کی توقعات کے مطابق نہیں ہوتا۔ہمیں کس طرح پتہ چلے کہ ان کی توقعات کیا ہیں۔لہذا استاد کے لیے یہ لمحہ فکر ہے کہ وہ سوچے کہ تعلیم کس مقصد کے لیے ہے؟ پاکستان میں تعلیم کس لئے ہے؟ پانچویں جماعت میں ریاضی پڑھانے سے کون سی توقعات پوری ہونا چاہئیں۔آپ کہیں گے کہ یہ تو کام ہے حکومت اور ماہرین کا لیکن حکومت کے ارباب بست وکشاد اور ماہرین تعلیمی نفسیات کے بغیر ان سوالوں کا خاطر خواہ جواب نہیں دے سکتے۔تعلیمی نفسیات اس بات کی طرف توجہ مبذول کراتی ہے کہ ان مقاصد کا مرکز بچہ یعنی سیکھنے والا ہے۔ماہرین نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ مقاصد بچے کے کردار پر زور دالیں۔یعنی یہ اس قسم کے بیانات ہوں جن میں یہ بتایا جائے کہ بچہ اس مضمون کے سیکھنے یا اس سطح کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کیا کچھ کر سکے گا۔

بلوم کے مقاصد تعلیم

بلوم (Bloom) نے مقاصد کی درجہ بندی کی ہے اور ان سے ماہرین تعلیم نے استفادہ کیا ہے وہ کہتا ہے کہ کچھ مقاصد وقوفی (Cognitive) ہیں کچھ تحسیسی (Affective) اور کچھ کا تعلق مہارتوں (Psycho Motor) سے ہے۔معاشرتی علوم میں اگر یہ مقصد ہو کہ بچے کو اپنے ملک کا نام معلوم ہو تو یہ مقصد وقوفی مقصد ہے اور اگر یہ مقصد ہو کہ بچے میں اپنے ملک سے محبت کا جذبہ پیدا کیا جائے تو یہ تحسیسی مقصد ہے اور اگر یہ مقصد ہو کہ تیسری جماعت کا بچہ اپنے والد کے نام خط لکھے تو یہ مہارت ہے۔ ماہرینفسیات نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے۔یہ مقاصد کرداری اصطلاحات میں بیان کئے جائیں تا کہ ان کا مشاہدہ ممکن ہو۔مقاصد تعلیمی بھی ہو سکتے ہیں اور صرف تدریسی بھی۔تعلیمی مقاصد زیادہ جامع ہوتے ہیں اور کردار کے ہر پہلو کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتے ہیں جبکہ تدریسی مقاصد اکثر محدود تبدیلیوں کو سامنے رکھتے ہیں۔اس میں تعلیمی مقاصد قومی سطح پر تیار ہوتے ہیں اور ان کو تیار کرتے وقت ملک کے رائج نظریہ کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ثقافتی ورثے اور اجتماعی زندگی کا ہر پہلو ان میں منعکس ہوتا ہے اور اس بات کو مدنظر رکھا جاتا ہے جہاں اجتماعی فلاح و بہبود تعلیم کی منزل ہے وہاں فرد کو بھی اہمیت حاصل ہے اور اس کی صلاحیتوں کی نشوونما بھی تعلیمی مقاصد کا اہم جزو ہے۔

تدریسی مقاصد کی تیاری۔

تدریسی مقاصد تیار کرتے وقت استاد خاص طور پر یہ خیال رکھتا ہے کہ وہ کرداری اصطلاحوں میں ڈھلے ہوئے ہوں اور ان کا جائزہ لیا جا سکے مثلاً اگر ہم یہ کہیں کہ اسیونٹ کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ یہ ہے کہ طلبہ یہ سمجھ جائیں کہ تعلیمی نفسیات کیا ہے؟ یہاں لفظ ''سمجھ'' استعمال کیا گیا ہے جو مشاہدے میں نہیں آ سکتا۔یہاں یہ کہنا بہتر ہوگا کہ طلبہ کو یہ پتہ چل جائے کہ تعلیمی نفسیات ایک سائنس ہے یا یہ کہ یہ استاد کی کس طرح مدد کرتی ہے۔یعنی یہ کہنے کی بجائے کہ وہ سمجھے ہم یہ کہیں کہ سمجھنے سے کیا مراد ہے؟

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

اکتساب استاد کے لیے اکتساب دوسرا اہم مسئلہ ہے۔ وہ بچوں کو جمع تفریق سکھاتا ہے لیکن جب امتحان لیتا ہے تقریباً تمام بچے فیل ہو جاتے ہیں۔ اب وہ پتہ چلانا چاہتا ہے کہ بچے کیسے سیکھتے ہیں۔ بچے یہ چاہتے ہیں کہ سبق دلچسپ ہو۔ آسان ہو اور وہ حاصل شدہ علم کو استعمال کر سکیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ استاد ان کی رہنمائی کرے کہ وہ کس طرح اپنی کارکردگی کو بہتر بنائیں۔ یوں تو والدین، سیاسی رہنما، تاجر، سب یہ چاہتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح دوسرے کے عمل کو تبدیل کریں لیکن استاد کے لیے تو یہ نہایت اہم مسئلہ ہے کیونکہ وہ بچے کو لاعلمی کی طرف سے علم کی طرف لے جانا چاہتا ہے وہ اس بچے کو لکھنا سکھاتا ہے جو پہلے دن اس کے پاس آیا ہے اور پنسل بھی نہیں پکڑ سکتا۔ وہ چاہتا ہے کہ بچے کمرہ جماعت میں کوڑا نہ پھینکیں۔ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ بچے آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کریں۔ یہ سب تعلیم اور اکتساب کے مسائل ہیں تعلیم نفسیات میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ مختلف تجربات پر مبنی تجربات پر مبنی نظریات کی روشنی میں طریقہ ہائے تدریس وجود میں آئے ہیں اور آ رہے ہیں اور مندرجہ بالا سوالوں کے جواب ڈھونڈنے میں مدد فراہم کر رہے ہیں۔

طلبہ کی خصوصیات

تیسرا اہم مسئلہ ہے طلبہ کی خصوصیات۔ یہاں طلبہ سے مراد ہر سطح کے طالبعلم ہیں۔ یعنی استاد کے طور پر آپ یہ جاننا چاہیں گے کہ مختلف عمروں کے بچوں کی کیا خصوصیات ہیں اور وہ کس قسم کی معلومات کس پیرائے میں آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کے لیے یہ جاننا بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ کس حد تک ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ''استاد ہم سے ایسا سلوک کرتے ہیں جیسے کہ ہم بالکل بیوقوف ہیں''۔ ہمارے ٹیچر کو پتہ ہونا چاہیے کہ ہم اس موضوع سے بالکل ناواقف ہیں اور اسے چاہیے کہ زیادہ تفصیل سے بتائے''۔ کبھی وہ یہ بھی کہتے ہیں'' لیجئے اتنی معمولی بات پر ہمارے ٹیچر نے اتنا وقت لگا دیا۔ یہ تو ایک بچے کو بھی پتہ ہے'' یہ بات آسان نہیں کہ استاد جس سطح پر بھی پڑھائے وہ یہ معلوم کرے کہ وہ کیا کچھ سیکھ کے آئے ہیں اور ان کی خصوصیات کیا ہیں لہذا تعلیمی نفسیات استاد کو اس قسم کی معلومات فراہم کرتی ہے اور استاد ان کی طرف توجہ دیتے ہیں اور ان کی روشنی میں اپنے مضمون کے مقاصد تیار کرتے ہیں اور مناسب پڑھانے کے طریقے کا انتخاب کرتے ہیں۔

طریقہ ہائے تدریس

چوتھا مسئلہ ہے طریقہ ہائے تدریس۔ استاد کو یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ وہ لیکچر دے گفتگو یا بحث مباحثہ کے ذریعے پڑھائے یا پھر وہ بچوں کو سبق تیار کرنے کو کہہ دے اور پھر وہ انفرادی رپورٹیں پیش کریں اور پھر طالب علم کے لیے بھی یہ ایک مسئلہ ہے وہ کہتا ہے لو یہ تو ہماری کتاب سے ہی پڑھاتے ہیں۔ جو ہم خود بھی پڑھ سکتے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے پتہ نہیں ہمارے ٹیچر ہمیں کہاں سے پڑھاتے ہیں۔ کتاب میں تو اس کا ذکر ہی نہیں یا ایک کہتا ہے کہ بس نوٹس ہی لکھواؤ تو دوسرے کہتے ہیں یہ بھی کوئی پڑھانا ہے کہ نوٹس لکھوا دیئے وہ بھی سالوں پرانے ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ کچھ اس طرح ہے کہ پہلے آپ نے مقاصد کا تعین کیا پھر اکتسابی اصولوں کی روشنی میں اور بچوں کی خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے طریقہ ہائے تدریس کا جائزہ لیا اور یہی تعلیمی نفسیات کا مجوزہ طریقہ کار ہے۔ حال میں ماہرین نفسیات نے تیسرے پہلو کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی ہے وہ یہ کہ کیا سکھایا جا رہا ہے۔ مہارتیں جیسے ٹائپ سکھانے کا طریقہ ریاضی سے بالکل مختلف ہوگا۔

سوال نمبر 2 نشوونما اور بالیدگی کا مفہوم کیا ہے نیز نشوونما پر اثر انداز ہونے والے عوامل بیان کریں۔ (20)

جواب۔

بالیدگی اور نمو۔

جہاں تک نشوونما (Development) اور بالیدگی (Growth) کا تعلق ہے لوگ انہیں ہم معنی اصطلاحات کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ حقیقت میں علم نفسیات میں یہ دونوں اصطلاحات مختلف معانی میں استعمال ہوتی ہیں۔ اگر چہ انہیں بالکل جدا بھی نہیں کیا جا سکتا بالیدگی کی اصطلاح مقداری اضافے کے معنی میں استعمال ہوتی ہے جبکہ نشوونما ایسے اضافے کو کہتے ہیں جس کا تعلق معیار کے ساتھ ہو۔ ایک بچے کے قد اور جسامت کا اضافہ بالیدگی کی تعریف میں آتا ہے۔ عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ بچہ نہ صرف جسمانی طور پر بڑھتا ہے بلکہ اس کا دماغ اور اس کے جسم کے اندرونی حصص میں بھی مقداری میں اضافہ ہوتا ہے۔ دماغ کے حجم میں اضافہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچوں میں تعلیم یادداشت اور قوت استدلال کے اعتبار سے بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح ایک فرد ذہنی طور پر بھی بڑھتا ہے اور جسمانی طور پر بھی۔ نشوونما (Development) کا تعلق معیاری تبدیلیوں کے ساتھ ہے۔ یہ ان تاریخی اور ارتقائی تبدیلیاں کے ایک سلسلہ کا نام ہے جو منظّم، مترتب اور موزوں ہوں۔ تدریسی اور ارتقائی تبدیلیوں سے مراد وہ تبدیلیاں ہیں جو یکخاص سمت میں مسلسل پیش رفت کر رہی ہوں اور ان میں یہ ترقی معکوس نہ ہوئے منظّم، مترتب اور موزوں (Orderly Xcoherent) تبدیلیوں کا مطلب یہ ہے کہ ایک مذکورہ درجہ اور اس کے بعد آنے والے مدارج میں واقع ہونے والی تبدیلیوں کے درمیان ایک خاص تعلق یا نسبت قائم ہو۔

جسمانی بناوٹ/بالیدگی

اینڈرسن (Anderson) کے مطابق نشوونما ایک ایسا عمل ہے جس میں جسمانی بناوٹ کی انچوں کے اعتبار سے بڑھوتری ہی کو نہیں دیکھا جاتا یا اسے قابلیت کے مقداری تبدیلی کا نام ہی نہیں دیا جاتا بلکہ نشوونما کا عمل پیچیدہ اور مربوط ہے۔ جس میں بہت سی بناوٹوں (Structure) اور ان کے اعمال و

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

افعال (Functions) کو ایک دوسرے کے حوالے سے سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس رابطہ کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک درجہ میں واقع ہونے والی ہر تبدیلی، گزشتہ مدارج میں ہونے والی تبدیلیاں کی بنیاد پر واقع ہوتی ہے اور آنے والی تبدیلیاں کے لیے موجودہ تبدیلیاں بنیاد فراہم کرتی ہے۔

نشوونما کے مدارج۔

نشوونما کے بنیادی مدارج درج ذیل ہیں۔

جسمانی نشوونما

پیدائش کے بعد پانچ چھ سال کی عمر تک جسمانی نشوونما تیز ہوتی ہے۔ بارہ سال کی عمر تک یہ رفتار سست پڑ جاتی ہے۔سولہ سترہ برس کی عمر تک یہ رفتار پھر تیز ہو جاتی ہے اور اٹھارہ بڑس کی عمر کے بعد یہ رفتار برائے نام رہ جاتی ہے۔ دماغ، حرام مغز اور آنکھ کی نشوونما ابتدائی طفولیت کے زمانے میں بہت تیز ہوتی ہے چھ برس سے آٹھ برس کی عمر کے درمیان یہ رفتار سست پڑ جاتی ہے۔اس کے بعد ان اعضاء کی نشوونما تقریباً کم ہو جاتی ہے۔تنفس اور ہاضمہ کے حواس، گردے، تلی، عضلات، ڈھانچہ اور خون کی مقدار کی نشوونما ابتدائی طفولیت کے زمانے میں بہت تیز اور پھر پانچ سے بارہ سال کی عمر کے دوران سست پڑ جاتی ہے۔ پیدائش کے وقت بچے کا وزن عام طور پر چھ یا سات پونڈ ہوتا ہے اور قد تقریباً ڈیڑھ فٹ۔ پیدائش کے وقت لڑکوں کا وزن عام طور پر لڑکیوں کے وزن سے قدرے زیادہ ہوتا ہے۔ بچے کے قد اور وزن کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔اگر یہ تناسب قائم نہ رہے تو نشوونما ناقص ہے۔ پیدائش کے بعد پہلے سال وزن میں بڑھوتری کی رفتار تیز ہوتی ہے۔

معاشرتی نشوونما

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسانی شخصیت کی داغ بیل ابتدائی پانچ سالوں میں پڑ جاتی ہے۔ پیدائش سے لے کر چار پانچ برس کی عمر تک بچہ اپنے عزیزوں، والدین اور بہن بھائیوں کے چہروں کو دیکھتا ہے ان کے ساتھ کھیلتا ہے انہیں اپنا ہم جولی سمجھتا ہے۔ ذرا سی آواز پر کان کھڑے کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کون اسے بلا رہا ہے؟ جو اسے زیادہ پیار دے اس کے ساتھ مانوس ہوتا ہے اور جو اسے ڈانٹے ڈپٹے اس سے گریز کرنے لگ جاتا ہے۔اس طرح وہ اپنی معاشرتی زندگی کے ابتدائی دور سے گزرتا ہے۔ جب وہ تین چار سال

کے قریب ہوتا ہے تو وہ گروہ بندی کرنے لگتا ہے۔ چار سال کی عمر میں لڑکے لڑکیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور لڑکیاں لڑکوں کے ساتھ مل کر کھیلنا پسند کرتی ہیں۔

جذباتی نشوونما

نوزائیدہ بچے کی جسمانی حرکات اور اس کی چیخ و پکار سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابتدائی دور میں بھی بچے میں کسی نہ کسی قسم کی جذباتی کیفیات موجود ہوتی ہیں لیکن تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ جذبات موروثی نہیں ہوتے بلکہ ماحول کی پیداوار ہیں۔ ابتدائی طفولیت کے دور میں بچہ ہنستا ہے۔ روتا ہے، روٹھتا ہے خود ہی ٹھیک بھی ہو جاتا ہے۔قوت، غصہ اور نفرت کے جذبات بھی ظاہر کرتا ہے جذباتی تلون اور غیر مستقل مزاجی اس دور کی اہم خصوصیات ہیں۔

ذہنی نشوونما

ذہانت انسان کو دوسری مخلوقات سے خاص طور پر ممیز کرتی ہے یہ قدرت کا ایک عظیم عطیہ ہے۔ ابتدائی عمر میں بچے کی ذہانت کا اندازہ لگانا قدرے مشکل ہوتا ہے۔ بچے ابتدائی طفولیت کے دور میں رنگوں اور آوازوں میں تمیز کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کسی چیز کی طرف توجہ دینے کی صلاحیت بھی بچے میں ابتدائی طفولیت کے دور میں نمودار ہو جاتی ہے۔عمر کے بڑھانے کے ساتھ ساتھ یہ صلاحیت ترقی کرتی ہے۔ ابتدائی برسوں میں بچے جن چیزوں کو دیکھتے یا سنتے ہیں۔ان میں سے کئی ایک کو بہت دیر تک یاد بھی رکھ سکتے ہیں۔ ابتدائی برسوں میں بچوں کی بنائی ہوئی تصویریں، خاکے، پتلیاں اور گھروندے بھی بچوں کی ذہانت کا پتہ دیتے ہیں۔ شروع میں بچوں میں قوت استدلال کم ہوتی ہے۔قوت اندازہ اور مزاج کے اعتبار سے بھی وہ کم پختہ ہوتے ہیں۔ بعد میں ان خصوصیات میں ترقی ہوتی ہے۔اگر زبان دانی کو بھی ذہانت کا معیار سمجھا جائے تو بچہ پہلے سال تین سے چھ الفاظ تک بولنا شروع کرتا ہے۔ دوسرے سال کے آخر تک اڑھائی تین سو، تیسرے سال کے آخر تک ایک ہزار الفاظ چوتھے سال تک ڈیڑھ ہزار الفاظ پانچویں سال تک دو ہزار الفاظ اور چھٹے سال میں اڑھائی ہزار سے بھی زیادہ الفاظ کا استعمال سیکھ لیتا ہے۔ کے افراد عام طور پر اچھا سمجھتے ہیں۔

نشوونما پر اثر انداز ہونے والے وراثتی عوامل۔

کسی بچے کے رویے کا انحصار دو قسم کے عوامل پر ہوتا ہے۔

۱۔ حیاتیاتی عوامل / توریثی

۲۔ ماحولی۔

سب سے پہلے ہم نشوونما پر اثر انداز ہونے والے منفرد حیاتیاتی عوامل پر نظر ڈالے گے۔

حیاتیاتی عوامل

حیاتیاتی عوامل میں سب سے پہلے زندگی پر بحث کی جاتی ہے ہر بچہ اپنی زندگی کی ابتداء ایک خلیہ والے عضویہ سے کرتا ہے جسے نطفہ یا باردار خلیہ

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختتامی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کہا جاتا ہے اسکا لا عمل مختلف مدارج کے بعد پایہ تکمیل تک پہنچتا ہے اس میں مختلف قسم کے کروموسومز ہوتے ہیں۔ ہر کروموسوم چھوٹے چھوٹے ذرات پر مشتمل ہوتا ہے ان ذرات کو جینز کہتے ہیں اور یہی جینز توارث کے حامل ہوتے ہیں۔ ایک باردار خلیہ وراثتاً ان تمام خوبیوں ،خصوصیات اور استعدادوں کا حامل ہوتا ہے جو کہ بعد میں اس خلیہ سے بننے والے فرد میں نمودار ہوتے ہیں۔ اس امر کے لیے قطعی شواہد موجود ہیں کہ جسمی خصوصیات مثلاً آنکھوں کا رنگ ،جسم کی رنگت ،خون کی نوعیت ،قد کی لمبائی اور جسم کا دبلا پن یا بھاری بھرکم ہونا ،قوانین تورث کے مطابق ہے۔ ابھی تک اس بات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا کہ ذہن کی خوبیاں اور استعدادیں کس حت تک قوانین توارث کے تابع ہیں۔

جسم کی ساخت۔ ہر معلم کو چاہیے کہ اپنے شاگردوں کی ان خصوصیات کا علم حاصل کرے جو انہیں اپنے آباؤ اجداد سے ورثے میں ملی ہیں۔ بعض بچے فطری طور پر زیادہ مستعد ہوتے ہیں بعض کھیل کود کا زیادہ شوق رکھتے ہیں۔ معلم اپنی تدریس میں ان حقائق کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ توارث کے ان عمومی اصولوں سے باخبر رہے ،جن کی بنیاد پر یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ فلاں بچہ کس قسم کے رویوں کا اظہار کرے گا اور یہ کہ اسے کس قسم کی تعلیم وتربیت کی ضرورت ہے۔

ماحولی عوامل۔ انسان کی تعمیر شخصیت میں صرف توارث کا ہی واحد عمل نہیں بلکہ ایک فرد کی ذاتی کوشش ،تعلیم وتربیت اور ماحول کا دخل بھی ہے۔ ماحول کی تاثیر کی مقدار کا تعین کرنا تو ممکن نہیں لیکن ماحولی عناصر کا جو اثر ایک فرد قبول کرتا ہے اسے کسی کی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ماحول ایک ایسی قوت ہے جو یہ فیصلہ کرتی ہے کہ کسی شخص کی استعداد یا توانائی کو کس حد تک بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔

معاشرتی عوامل۔ معاشرہ اور اس کے عناصر ایک فرد کے رویے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ایک فرد جس ماحول میں پروان چڑھتا ہے اس معاشرے کے عقائد و رسوما ،روایات ،اقدار ،عادات اور اطوار سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس فرد کی نگاہ میں ہر وہ شے اچھی جسے معاشرہ اچھا سمجھتا ہے اور ہر وہ شے بری ہے جسے معاشرہ برا کہے۔ یعنی اس فرد کی پسند وناپسند کے معیار کا فیصلہ معاشرہ کے معیاروں کے پیش نظر ہوتا ہے خوشی اور غمی کے مواقع پر وہ ان رسومات کی ادائیگی کو موزوں سمجھتا ہے جنہیں معاشرہ کے افراد عام طور پر اچھا سمجھتے ہیں۔

تعاملی عوامل۔ انسان معاشرہ میں رہنا پسند کرتا ہے وہ جن لوگوں سے ملتا ہے ان کا اثر قبول کرتا ہے وہ اپنے بہن بھائیوں ،ہمجولیوں اور ہم مکتبوں سے ملتا ہے اور ان کے ساتھ تعامل میں اثر قبول کرتا ہے۔ اس کے عادات واطوار اور اس کی سیرت کی پوری تشکیل اور کردار کی تعمیر میں ان لوگوں کا رنگ ہوتا ہے جن کے ساتھ میل ملاپ ہو۔

مادی عوامل۔

ماحول میں مادی اور طبعی عوامل بھی انسان کے رویئے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ میدان ،پہاڑ ،دریا ،درخت ،پودے ،جانور غرضیکہ وہ ساری اشیاء جو ایک فرد کے ماحول میں پائی جاتی ہیں اس کی تعمیر اور سیرت اور تشکیل کردار میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ جنگل میں پیدا ہونے اور پروان چڑھنے والا شخص اس شخص سے کسی حد تک مختلف ہوتا ہے جو ایک پررونق شہر میں پیدا ہوا اور اس کی رنگینیوں میں جوان ہوا۔ ایک معلم کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ تعلیم وتربیت اور معاشرتی عوامل ایک فرد کی شخصیت پر اثر انداز ہو کر اس کے رویے میں کیا تبدیلی لاتی ہے اسی طرح تعلیم وتربیت بھی تعمیر سیرت میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

سوال نمبر 3 تعلیم کیا ہے نیز تعلم کی اقسام ونظریات تعلم کی وضاحت کریں۔

جواب۔

تعلیم کی ضرورت:

ابتدائی دور میں جب کہ انسان تنہا تھا اور وہ اکیلا ماحول کو قابو میں نہیں لاسکتا تھا۔ ماحول کی قوتیں بڑی ظالم تھیں ،ان سے نمٹنے کے لیے انسانوں کو یکجا ہونے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جب ضرورت کے تحت غیر منظّم انسان ایک دوسرے کے قریب آئے تو ان میں تنظیم اور نظم وضبط کے بہت سے مسائل سامنے آئے اور ان مسائل پر قابو پانے کے لیے انہوں نے مختلف طریقے، قاعدے اور رہن سہن کے انداز اختیار کیے۔ اس طرح ایک ثقافت وجود میں آئی۔ اور ہر نسل اس ثقافت کو بہتر انداز میں آگے منتقل کرتی رہی۔ اور یہ انتقال ثقافت تعلیم کے ذریعے ہی ممکن ہوا لہذا انسان نے اپنے معاشرے کی ثقافت کو منتقل کرنے کے لیے ایسے ادارے قائم کیے جو تعلیم کا فرض ادا کر سکیں۔ اس ادارے کی ابتداء گھر سے ہوئی جہاں پر ماں باپ کی اہمیت معلم کی سی تھی۔

تعلیم کی اہمیت:

تعلیم معاشرتی لحاظ سے فرد کی اہم ضرورت بن گئی ہے۔ معاشرہ افراد سے وجود پاتا ہے۔ انہیں بہتر زندگی گزارنے کے لیے علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ تعلیم کی بدولت وہ نئے رویے اور مہارتیں سیکھ کر اپنی شخصیت میں تبدیلیاں لاتے ہیں ،ان کا مقصد اپنے آپ میں استحکام پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اگر کسی فرد کو تعلیم کی سہولتیں میسر نہ آئیں تو اس کی پوشیدہ صلاحیتیں دب کر رہ جاتی ہیں۔ جس معاشرے میں تعلیم کا صحیح بندوبست ہوگا وہ اچھا معاشرہ ہوگا۔ گویا کہ معاشرے کی تشکیل کے لیے تعلیم ضروری ہے۔ معاشرے میں افراد کی ہم آہنگی ،اقدار کی یکسانیت ،موزوں عقائد ،دوسروں کے لیے خلوص ومحبت کے جذبات ،تعلقات میں خوشگواری جیسی خصوصیات سے معاشرہ مستحکم ہوتا ہے۔ لہذا تعلیم ذات کے لیے ہی نہیں بلکہ معاشرے کے لیے بھی لازم ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک ایف اے آئی کام ڈی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

03455045551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی واضحوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

اسلام کے مطابق تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کا مقدس فرض ہے۔ جنگِ بدر کا واقع اسلام میں تعلیم کی اہمیت کی نشاندہی کرتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیدیوں کی رہائی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو قیدی دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے گا اس کو رہا کر دیا جائے گا۔ ایک تعلیم یافتہ فرد معاشرے کی ترقی میں زیادہ مدد گار ثابت ہوتا ہے۔ اور ملک کی ترقی کا انحصار تعلیم یافتہ افراد پر ہے۔

بالیدگی اور تربیت بذریعہ تعلیم۔ تعلیم کے لیے کچھ تو باقاعدہ ادارے سکول کالج یونیورسٹیاں قائم کرنے کے علاوہ کچھ ایسے ادارے بھی ہیں جو کہ صرف تعلیمی مقاصد کے لیے نہیں ہوتے بلکہ وہ عملاً تعلیمی مقاصد کے حصول میں معاون ہوتے ہیں۔ ان اداروں میں تعلیم ملنے کے علاوہ تعلیم کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ ان میں گھر، خاندان، مسجد و دیگر معاشرتی ادارے شامل ہیں۔

گھر اور تعلیم: تعلیم و تربیت کا اولین ادارہ گھر ہے۔ بچہ پیدائش سے لے کر پانچ سال کی عمر تک تمام تعلیم و تربیت گھر ہی سے حاصل کرتا ہے۔ یہیں سیہ اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، رہنا سہنا غرضیکہ سب کچھ یہیں سے سیکھتا ہے۔ گویا بچے کی تعلیم و تربیت کی بنیاد گھر سے ہی رکھی جاتی ہے۔ اور یہیں سے وہ شفقت و محبت، ہمدردی اور تعاون کے جذبات سیکھتا ہے۔

گھر کو درج ذیل امور میں مدد دینی چاہیے۔

- پرورش، جسمانی تربیت، کھانے پینے کا بندوبست، حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کرنا۔
- بچے کی عادات و اطوار پر نظر رکھنا اور شفقت و محبت سے اس کی تربیت کرنا۔
- تعلیم و تربیت کے ضمن میں مدرسے کی دی ہوئی ہدایات پر عمل کرانا۔
- بچوں کو محنت اور احساس ذمہ داری کا احساس دلانا۔
- بچوں کو اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلنے کے مواقع فراہم کرنا تاکہ ان کی معاشرتی تربیت ہو سکے۔
- بچے کی دینی تعلیم کی طرف توجہ مبذول کرانا۔
- بچے میں بڑوں کے ساتھ ادب کے ساتھ پیش آنے کی عادت پیدا کرنا۔
- بچوں میں سچ گوئی سے محبت اور غلط بیانی سے نفرت پیدا کروانا۔

مندرجہ بالا فرائض گھر کی بنیادی ذمہ داریاں ہیں۔ مگر افلاس، جہالت کے باعث بہت کم لوگ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔

گھر اور مدرسہ: مدرسہ ایک منظم ادارہ ہے جو کہ ایک خاص ترتیب کے ساتھ بچوں کو تعلیم دینے کے علاوہ ان کی شخصیت کو نکھارتا ہے۔ بچوں کو مدرسے سے جذباتی لگاؤ ہوتا ہے۔ اور وہ استاد کی بات کو حرف آخر سمجھتا ہے۔ اس کی معلومات پر اعتماد کرتا ہے۔ مدرسہ اس کی شخصیت پر جو نقوش مرتب کرتا ہے وہ زندگی بھر رہتے ہیں۔ اس لیے مدرسے کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس کو مندرجہ ذیل پہلوؤں پر توجہ دینی چاہیے۔

- مختلف علوم و فنون کی مہارت بچوں میں پیدا کرنا اور انہیں معلومات بہم پہنچانا۔
- بچوں میں یہ جذبہ پیدا کرنا کہ وہ اپنے علم پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں تک اس کو پہنچائیں۔
- اپنے دین و مذہب سے عقیدت اور وطن سے محبت پیدا کرنا۔
- بچوں پر انفرادی توجہ دینا تاکہ ہر بچہ اپنی بساط کے مطابق آگے بڑھ سکے۔
- معاشرے کو علم و فضل کی کسوٹی فراہم کرنا، یعنی مدرسے کی دی گئی اسناد سے معاشرہ یہ اندازہ لگا سکے کہ کس سند کا مالک کن صلاحیتوں کا مالک ہے۔
- بچوں میں برے بھلے کی تمیز، حق سے محبت اور برائیوں کو مٹانے کا جذبہ پیدا کرنا۔

قریبی ماحول: بچہ جس جغرافیائی ماحول میں رہتا ہے وہ اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور وہ اسکا اثر بھی قبول کرتا ہے۔ ماحول اگر اچھا ہو تو گھر اور مدرسہ دونوں کی کوششیں کامیاب ہوتی ہیں۔ اس لیے ماحول ایسا ہونا چاہیے جو کہ تعلیم و تربیت کے لیے سازگار ہو۔

معاشرہ: بنیادی طور پر انسان اپنے ماحول اور معاشرے کی پیداوار ہوتا ہے۔ معاشرے میں جن چیزوں کا راج ہو افراد ان کو غیر شعوری طور پر اپنا لیتے ہیں۔ معاشرے میں مختلف ادارے ہوتے ہیں۔ جو کہ افراد پر اپنے نقوش ثبت کرتے رہتے ہیں۔ مختلف قسم کی مذہبی، سیاسی جماعتیں، کلب، سوسائٹیاں، سینما ریڈیو، میلے ٹھیلے، دارالمطالعہ یہ ادارے اگر صحیح بنیادوں پر کام کریں تو افراد کی سیرت و کردار کو سنوارتے ہیں۔ اور معاشرے کو ترقی کی بلندیوں کی طرف لے جانے کا باعث بنتے ہیں۔ معاشرے کا فرض ہے کہ وہ افراد اور اداروں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے۔ اچھے کاموں میں ان کے ساتھ تعاون کرے اور برے کاموں کی روک تھام کے لیے سرگرم عمل رہے۔

تعلیمی مقاصد۔ استاد کا مسئلہ یہ ہے کہ اہم مقاصد کا انتخاب کرے کیونکہ آپ نے اکثر طلبہ کو کہتے سنا ہو گا کہ ہمیں معلوم نہیں ہمارے استاد صاحب کیا چاہتے ہیں۔ ہم سوال کا جواب دیتے ہیں وہ ان کی توقعات کے مطابق نہیں ہوتا۔ ہمیں کس طرح پتہ چلے کہ ان کی توقعات کیا ہیں۔ لہٰذا استاد کے لیے یہ لمحہ فکر ہے کہ وہ سوچے کہ تعلیم کس مقصد کے لیے ہے؟ پاکستان میں تعلیم کس لئے ہے؟ پانچویں جماعت میں ریاضی پڑھانے سے کون سی توقعات پوری ہونا چاہئیں۔ آپ کہیں گے کہ یہ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

تو کام ہے حکومت اور ماہرین کا لیکن حکومت کے ارباب بست وکشاد اور ماہرین تعلیمی نفسیات کے بغیر ان سوالوں کا خاطر خواہ جواب نہیں دے سکتے۔ تعلیمی نفسیات اس بات کی طرف توجہ مبذول کراتی ہے کہ ان مقاصد کا مرکز بچہ یعنی سیکھنے والا ہے۔ ماہرین نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ مقاصد بچے کے کردار پر زور ڈالیں۔ یعنی یہ اس قسم کے بیانات ہوں جن میں یہ بتایا جائے کہ بچہ اس مضمون کے سیکھنے یا اس سطح کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کیا کچھ کر سکے گا۔

معلم کا کردار۔ ہر معلم یہ جاننا چاہے گا کہ انسان کے کردار کو کیسے تبدیل کیا جاتا ہے اور جب وہ بچوں میں کسی خاص قسم کی تبدیلی لانے میں ناکام ہوتا ہے تو وہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہیکہ یہ کیوں ہوا۔ کیا میرے طریقہ کار میں کوئی خامی تھی یا جو میں تبدیلیاں لانا چاہتا ہوں وہ اس کے لیے تیار نہیں یا پھر شاید میری توقعات حقیقت پر مبنی نہیں۔ تعلیمی نفسیات کا پیش کردہ نقطہ نگاہ بھی یہی ہے کہ معلم اس قسم کے سوال کرے اور پھر تعلیمی نفسیات کے مطالعے سے ان کے حل ڈھونڈے۔ اس عمل میں انسانی کردار کے بارے میں منظّم طریقے سے معلومات جمع کی جاتی ہیں جو اکتساب کے عمل کی وضاحت کرتی ہیں۔ دوران تدریس پیش آنے والے مسائل کی گتھیاں سلجھانے کے لیے ایک منظّم طریقہ کار کی نشاندہی کرتی ہیں۔ خواہ معلم کا پہلا دن ہو یا اسے پڑھاتے ہوئے کئی سال گزر گئے ہوں اس کو مختلف قسم کے مسائل للکارتے رہتے ہیں

سوال نمبر 4 تدریس کے اہم اصول اور تدریس کے طریقے بیان کریں

جواب: <u>**تدریس کا مفہوم**</u>: لغوی اعتبار سے تدریس کا لفظ عربی زبان کے لفظ درس سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں سبق یا جو چیز پڑھائی جائے اس لحاظ سے عرف عام میں تدریس سے مراد ہے استاد کا طلبہ کو کوئی چیز پڑھانا یا کوئی علم ،معلومات یا مہارت ان تک منتقل کرنا وغیرہ۔ گویا تعلیمی مقاصد کے حصول کے لیے استاد کی وضع کردہ تمام حکمت عملیاں طریقے اور تکنیکیں جن کی وساطت سے وہ طلبہ تک کوئی معلومات ،مہارتیں یا اقدار منتقل کرنا مقصود ہو تدریس کہلاتے ہیں۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو کمرہ جماعت میں استاد کا ہمہ وقت پڑھانا یا تقریر کرنا ہی تدریس نہیں بلکہ اگر وہ کسی مناسب مرحلے پر خود خاموشی سے جماعت میں چکر لگا رہا ہے اور طلباء خاموش مطالعے میں مصروف ہیں تو بھی استاد کا یہ فعل عمل تدریس کا حصہ شمار ہوگا۔

ذیل میں تدریس کی چند تعریفیں درج ہیں۔

ا۔ طلبہ کی بہتر تعلیم کے لیے جن سرگرمیوں کا بھی اہتمام کرے وہ تدریس کہلاتی ہیں۔

۲۔ مواقع حالات اور فعالیتوں کا ایسا عمل جو مدارس میں تعلیم کے لیے آنے والے افراد کی تعلیم کے لیے راہ ہموار کرے تدریس کہلاتا ہے۔

۳۔ کسی جماعت کے تجربہ کار ارکان اپنے ناتجربہ کار اور کم عمر ارکان کو زندگی سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے راہنمائی میں جو طریقہ کار اختیار کرتے ہیں تدریس کہلاتا ہے۔

<u>**تدریس کے اہم اصول**</u>: تدریس کا لفظ درس سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں سبق۔ تدریس ایک متحرک اور جامع منصوبہ بندی کا عمل ہے جس کا مقصد زیادہ سے زیادہ آموزشی تجربات کا حصول ہے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کیلئے نفسیاتی تحقیق کے نتائج پر مبنی بہت سے طریقے، تکنیکس استعمال کئے جاتے ہیں تدریس کو موثر بنانے کی خاطر اس کے لئے کچھ اصول وضع کئے گئے ہیں ان اصولوں کو بناتے وقت تدریسی تجربات اور بچوں کی نفسیات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ یہ اصول تمام مضامین اور ہر ایک سبق کے لئے حتی الامکان مدنظر رکھے جاتے ہیں۔ تاکہ تدریس کو بہتر اور موثر بنایا جا سکے یہ اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

*<u>**اصول آمادگی:۔**</u> اس اصول کے تحت طلبہ کو بخوبی آمادہ کر کے سبق شروع کر دیا جائے کیونکہ جس کام کیلئے طبیعت پوری طرح آمادہ ہو تو وہ مستعدی اور انہماک سے کیا جاتا ہے۔ جو کام دباؤ یا جبر کے تحت کرایا جائے تو وہ بے کار سمجھ کر ٹال دیا جاتا ہے۔ بچے توجہ اور انہماک سے گھبراتے ہیں۔ بچوں کو عموماً پڑھنے اور لکھنے کے کام سے دل چسپی نہیں ہوتی۔ وہ کسی طرح کا جبر اور دباؤ پسند نہیں کرتے۔ اساتذہ عموماً ان کو ڈراتے دھمکاتے ہیں اور جبر وتشدد کے ذریعے آمادہ کرتے ہیں اس طرح بچے اس خشک کام سے زیادہ گھبراتے اور تعلیم سے بھاگتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ بچوں کو آمادہ کر لیا جائے اس کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔

* موزوں سوالات ،مختصر گفتگو، خوش رنگ، تصاویر، جاذب توجہ ماڈلز کے ذریعے نئی معلومات کے لئے بچوں کا تجسس پیدا کیا جائے۔

* سبق کو غایت اور اس کی ضرورت وافادیت بخوبی ذہن نشین کرا دی جائے۔

* کام میں کھیل یا مطابقت کی سپرٹ پیدا کی جائے یا تدریسی مواد کو کہانی کی شکل میں پیش کیا جائے۔

* بچوں کو کچھ بنانے یا عملی کام کرنے کا موقع دیا جائے۔

* سبق کو آگے بڑھانے میں ان کی امداد اور منشوروں کو اہمیت دی جائے۔ آمادگی اور توجہ و دل چسپی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جاتا ہے کیونکہ بچے جب بخوشی آمادہ ہوں تو پوری دل چسپی لیتے ہیں اور اگر بعد میں کوئی مشکل پیش آئے تو پورے انہماک کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

<u>**اصول انتخاب**</u>: بچوں کو صرف منتخب حصہ میں پڑھایا اور سکھایا جائے تو یہ ان کے لئے نہایت مفید اور ان کی فطرت وصلاحیت کے عین مطابق ہوگا اور جسے معلم اپنے محدود وسائل وذرائع سے بخوبی انجام دے سکتا ہو کیونکہ علم ایک وسیع سمندر ہے لیکن تعلیم کی مدت مختصر اور زندگی کی مہلت محدود ترین ہے۔ زندگی بھر غوطے لگاتے رہیں ساحل سے آگے چند سنگریزوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ویسے بھی بہت سی باتیں بچوں کے لئے قبل از وقت ہوتی ہیں۔ اس لئے معلم کو چاہئے کہ وہ احتیاط سے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

انتخاب کرے اور صرف وہی کام کرے جو واقعی ضروری اور نفع بخش ہو۔

زندگی سے مربوط کرنے کے اصول: جدید معلومات بچوں کی روزمرہ زندگی کے مشاہدات و واقعات، سابقہ معلومات، تجربات اور معاشرتی وفطری ماحول سے مربوط کر کے فراہم کی جائیں۔ اس طرح بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے اور بخوبی ذہن نشین بھی ہو جاتی ہے بچوں پر مزید معلومات کی ضرورت وافادیت واضح کرنے اور روزمرہ زندگی میں اس کے استعمال کا سلیقہ سکھانے میں بھی مدد ملتی ہے۔ جس چیز کا زندگی سے کوئی ربط محسوس نہ ہو یا اس کی ضرورت وافادیت نظر نہ آئے اسے سیکھنے پر طبعیت مائل نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ زیادہ دیر تک ذہن میں محفوظ رہ سکتی ہے۔ جو چیز علم میں آنے کے ساتھ ساتھ استعمال میں بھی آئے تو وہ بہتر طور پر سیکھی جاسکتی ہے۔

خود کرنے کا اصول Learn by Doing: بچوں کو سب باتیں خود بتانے کی بجائے خود سے کر کے سیکھنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں سیکھنے کا عمل کسی عملی کام پر ختم کیا جائے۔ مثلاً زبانی بتا کر کم از کم تحریری کام لینا۔ معلوماتی اسباق سے متعلق عملی کام دینا۔ مثلاً ٹکٹ یا تصاویر جمع کرنا۔ کوئی ماڈل یا منظر بنانا۔ پھول چن کر جمع کرنا۔ بچے چونکہ ہر وقت کوئی نہ کوئی کام کرنا یا بگاڑنے کے متقاضی ہوتے ہیں اور اس سے لطف بھی محسوس کرتے ہیں۔ سیکھتے اور تجربات حاصل کرتے ہیں اس لئے تدریس میں عملی مواقع ہوں تو تعلیم زیادہ آسان اور موثر و دلچسپ ہو سکتی ہے اور دیرپا بھی۔ مثلاً وضو اور نماز کا طریقہ بتانے کی بجائے بچوں کو عملی طور پر وضو کر کے نماز پڑھ کر پھر انہیں ایسا ہی کرنے کو کہا جائے اور ان کی حسب ضرورت اصلاح کی جائے تو بچے پوری دلچسپی اور انہماک سے اسے بآسانی یاد کر سکتے ہیں۔

اصول تقسیم: جو کچھ پڑھانا مقصود ہو اسے اجزاء میں تقسیم کر کے پڑھایا جائے۔ یہ تقسیم اس انداز سے کی جائے کہ ہر جزو اپنے پہلے اور بعد کے اجزاء سے فطری طور پر مربوط ہو۔ درمیان کی منزل اور بھی کڑی ہو اس طرح بہ قدم آگے بڑھنے سے اور سبق کو مناسب اجزاء میں تقسیم کر کے معلومات بہم پہچانا آسان ہو جاتا ہے اور اسے نکات کی ترتیب سے بھی یاد کرایا جا سکتا ہے۔ اس کا لحاظ نہ کیا جائے تو تعلیم سے متعلق معلومات الجھن کا شکار ہو جاتی ہیں اور بچے بوقت ضرورت صحیح طرح استعمال بھی نہیں کر سکتے۔

اعادے کا اصول: پڑھائے گئے سبق کا اعادہ کرایا جانا ضروری ہے بہت زیادہ معلومات دینے کی فکر میں اساتذہ اعادے سے غفلت برتتے ہیں جس سے بچہ پچھلا سبق بھول کر اگلے سبق کو سمجھ نہیں پاتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اعادے اور مشق کی طرف توجہ دی جائے سبق کے اختتام پر اور نئے قاعدے سکھانے پر خوب اعادہ اور مشق کرائی جائے ہفتے میں کم از کم ایک دن اعادے اور مشق کے لئے مختص کیا جائے اعادے کے بغیر آگے بڑھنے سے بچوں کو قطعاً کوئی فائدہ حاصل نہ ہو گا۔

کھیل کھیل میں تعلیم کے طریقے: انسان طبعاً آزادی پسند واقع ہوا ہے۔ اور پابندیوں سے نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ لہٰذا انسان کی اس فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے قدیم مفکرین سے لے کر جدید محققین تک سب اس بات پر متفق ہیں کہ اگر بچے کو آزادی اور حسب منشاء کھلا ماحول میسر نہ آئے تو اسکی ہمہ گیر نشونما پر ناگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس لیئے اس امر کی شدید ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ مستقبل کے معماران قوم کے لیے ایسا ماحول مہیا کیا جائے جو کہ نظم وضبط، مدرسے کی تلخیوں اور مضامین کی جھنجھٹ سے بالکل آزاد ہو تاکہ وہ آزاد اور کھلے ماحول میں پرورش پائیں اور ان کی شخصیت کے اندر نکھار پیدا ہو۔ اگر کھیل کھیل میں تعلیمی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی تو اس سے طلباء کی دلچسپی برقرار رہے گی۔ جو کہ بہترین اور پائیدار تعلم کی ضامن ہے۔ متعدد ماہرین تعلم نے اڑھائی سے سات سال کی عمر کے بچوں کے لیئے کھیل کھیل میں تعلیم کے مختلف طریقے تجویز کیے ہیں۔ جن کا تذکرہ ذیل میں درج ہے۔

ا۔ کنڈرگارٹن طریقہ: یہ جرمن کے دو الفاظ ہیں اس کے معنی ہیں بچوں کا باغ آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے جرمن ماہر تعلیم فریڈرک فرویل نے زور دیا کہ بچے چونکہ اپنی نزاکت کے اعتبار سے پھول کی مانند ہیں لہٰذا ان کی صحیح نشو ونما کے لیے انکو باغ جیسا قدرتی ماحول مہیا کیا جائے۔ اور استاد کو باغبان کے فرائض انجام دیتے ہوئے ہر بچے کو پھول سمجھ کر اسکی شخصیت کی تعمیر وترقی پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ فریڈرک فرویل کا مقولہ ہے کہ بچوں کے لیے زندہ رہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ابتدائی سالوں میں بچوں کی تعلیم وتربیت کو انتہائی اہمیت دیتا ہے۔ کنڈرگارٹن طریقہ میں وہ جن تدریسی معاونات کو خصوصی اہمیت دیتا ہے۔ وہ انہیں تحفے کہہ کر پکارتا ہے لیکن وہ عملی طور پر سات تحفوں کو بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے استعمال کرتا ہے۔

۱۔ سبز، سرخ، نیلے، پیلے، نارنجی رنگ کی امن کے چھ گولے ہیں جس سے کھیل کر بچے اپنی قوت مشاہدہ اور تصورات کو پختہ کرتے ہیں۔

۲۔ لکڑی کے نیکن اور مکعب جن کے ادھر ادھر لڑھکنے اور ایک جگہ کھڑے رہنے سے بچوں کو انکی خاصیتوں کا مشاہدہ کرایا جاتا ہے۔

۳۔ آٹھ چھوٹے مکعبوں کو ملانے سے بننے والا بڑا مکعب ان کو اوپر نیچے رکھ کر کتنی طرح کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ اور وہ ان سے جمع تفریق کے طریقے سیکھ جاتے ہیں۔

۴۔ آٹھ مستطیلی منشوروں پر مشتمل چار بڑے مکعب جن سے بچے کئی قسم کے نمونے بناتے ہین۔ ان سے بچے قوت مشاہدہ کے ساتھ ساتھ بنیادی تصورات جمع تفریق دیکھتے ہیں۔

Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com
03415054551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

۵۔ستائیس چھوٹے مکعبوں پر مشتمل بڑا مکعب جسے بچے تیسرے اور چوتھے تحفوں کے ساتھ مل کر مختلف شکلیں اور نمونے بناتا ہے اور ان کے باہمی تعلق کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

۶۔ اس مستطیلی شکل کے نو ٹکڑے اور اٹھارہ مکعب شامل ہیں۔

۷۔ اس میں مختلف رنگوں والے بے شمار مکعب اور مثلثی شکل کے ٹکڑے شامل ہیں۔فرویل کے ان تحفوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا استعمال بچوں کی قوت مشاہدہ،تصور اطراف، تصور حرکت ابتدائی جمع وتفریق اور اس قسم کے دیگر تصورات کی صحت مندانہ نشوونما کے لیئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔اس طریقہ میں خاصی صحت مندانہ نشوونما کے لیے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔اس طریقہ میں خامی یہ ہے کہ بچے کے کھیل پر اتنا زیادہ زور دیا گیا ہے کہ اسکے ارد گرد کی چیزوں کی دیکھنے کی مشاہداتی صلاحیت پس پشت ڈال دی گئی ہیں۔

۲۔مانٹسوری طریقہ: یہ ایک مشہور اطالوی ڈاکٹر ریا مانٹسوری کے نام سے مشہور ہے۔ اس طریقے میں مدرسے میں بالکل گھریلو ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔تاکہ بچہ مدرسے سے وابستہ پابندیاں محسوس نہ کرے بلکہ آزاد اور کھلے میدان میں پروان چڑھے۔ ہر بچے کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے اسکو ایک الماری مہیا کی جاتی ہے۔جس میں وہ اپنی پسند کے کھلونے اور دیگر چیزیں رکھتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق انہیں نکال کر استعمال بھی کرتا ہے اس طریقہ میں حسی تربیت اور عضلاتی حرکات وسکنات کی متوازی نشوونما کا خصوصی خیال رکھا جاتا ہے۔اس کے لیے درج ذیل سامان استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۔ سادہ کاغذ کے نیچے بنے ہوئے حروف استاد دو دو حرف کے حساب سے بچوں کو حروف تہجی اور پھر لکھائی سکھاتا ہے۔

۲۔ لکڑی کے گلابی رنگ کے بلاک جو کہ باہم ایک دوسرے کے اوپر رکھے جاتے ہیں۔

۳۔دو سینڈل بکس معہ پینتالیس تکلے۔استاد ان بکسوں پر صفر سے نو تک درج بندیوں کے مطابق تکلے ڈال کر بچوں کو گنتی سکھاتا ہے۔

۴۔ مختلف سائز والے بیلنون کے چار سیٹ جن میں بچے صحیح بیلن کو صحیح سوراخ مین ڈالنے کی مشق کرتے ہیں۔

۵۔ اکائی، دہائی، سو اور ہزار کی ترتیب میں موتیوں کے سیٹ جن سے بچے حساب سیکھتے ہیں۔

۶۔ اڑھائی اڑھائی سنٹی میٹر موٹائی اور چوڑائی والی لکڑی کے چار پہلو والے دس ڈنڈے جنہیں ملا کر سیڑھی بنائی جاتی ہے۔

۷۔ بیس سم لمبائی اور ایک مربع سم اونچائی موٹائی کے دس بلاک جس میں بچے چوڑی سیڑھی بناتے ہیں۔

مندرجہ بالا سامان اس طریقے میں تدریس اعانتوں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ سپیکاں اور گھونگھے بھی استعمال کیئے جاتے ہیں۔اگرچہ یہ طریقہ بے شمار خوبیوں کا حامل ہے۔لیکن اس کے باوجود اس مین چند خامیاں ہیں۔جنکی وجہ سے اسکو پاکستانی مدارس میں رائج کرنا ناممکن نظر آتا ہے۔

۱۔ یہ ایک مہنگا طریقہ تدریس ہے جسکو ہم محدود وسائل کی بناء پر استعمال نہیں کر سکتے۔

۲۔ اس طریقے میں بچے کی قوت استدلال کے پروان چڑھنے کے مواقع میسر نہیں آتے۔اس میں گنتی اور حروف ابجد سے آگے حساب اور لکھائی کا کوئی خاص طریقہ وضع نہیں کیا گیا۔

۳۔انفرادی طریقہ یا ڈالٹن پلان: ۔چونکہ بچے کو یکسر کھلا چھوڑ دینا اور اس سرے سے کوئی پابندی نہ لگانا تعلیمی مقاصد کے حصول میں معاون نہیں ہے۔اس لیے ڈالتن پلان میں ایسا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جسکی مدد سے طلباء کی مرضی کے مطابق منتخب کردہ مضامین میں ان کی رفتار کا متواتر پتہ چلتا رہے۔اس کے لیئے درج ذیل حکمت عملی وضع کی گئی ہے۔

۱۔ استاد طالب علم کے منتخب کئے ہوئے مضامین میں سے کام کی مناسبت سے احتیاط بتا دیتا ہے۔جس کو طالب علم نے مخصوص وقت کے اندر ختم کرنا ہوتا ہے۔

۲۔ طالب علم اپنے مضمون کا کام اپنی مرضی سے مقررہ کردہ رفتار کے مطابق مخصوص وقت میں ختم کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔

۳۔ استاد ہر طالب علم کی رفتار کا پورا ریکارڈ ایک چارٹ کی شکل مین اپنے پاس رکھتا ہے۔

۴۔ تمام مضامین کے لیے الگ الگ کمرے ہوتے ہیں۔جہاں سے وہ حسب منشاء امدادی مواد حاصل کرتا ہے۔اور جسکی تجرباتی سرگرمیاں اختیار کرتا ہے۔اس طریقے میں ہر بچے کو کھلی آزادی ہوتی ہے۔کہ وہ اپنی پسند کے مطابق جب چاہے اور جو چاہے کرے اس طرح سے ان کی انفرادی ضروریات اور دلچسپیوں کی تشفی ہوتی ہے۔مگر اس طریقے میں کچھ مشکلات حائل ہیں۔مثلاً پاکستان میں اس طریقے میں موزوں تربیت یافتہ سامان اور اساتذہ کا نہ ملنا وغیرہ جیسے مسائل سرفہرست ہیں۔

سوال نمبر 5 پاکستان کے مدارس کے لیے رہنمائی کا تنظیمی ڈھانچہ تجویز کریں۔

جواب۔

رہنمائی کا مفہوم۔

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

رہنمائی سے مراد کسی فرد کو اپنے آپ کو سمجھنے کے سلسلے میں مدد فراہم کرنا اور اس کے ماحول میں ایسی تبدیلیاں لانا جو اسے ممکن حد تک ارتقاء کے اہل بنائیں۔ تعلیم میں رہنمائی ایک ایسا پیچیدہ عمل ہے جو رہنمائی کے قابل طالب علم کی جملہ ضروریات کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ ایک متحرکت اور مسلسل عمل ہے۔ نشو ونما با معنی تجربات میں فعال شمولیت سے واقع ہوتی ہے۔ لہٰذا ماہر رہنمائی اس بات کا اطمینان کرتا ہے کہ بچے اور اس کے ماحول میں رونما ہونے والی تبدیلیاں خود اس کے عمل کا نتیجہ ہوں۔ اگر رہنمائی کو وسیع تر معنوں میں لیا جائے تو خالق حقیقی نے اپنے کلام پاک کے ذریعے تمام بنی نوع انسان کی رہنمائی فرمائی ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے اور وقتاً فوقتاً پیغمبروں کو اسی مقصد کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔

رہنمائی کے وظائف۔

رہنمائی کے وظائف کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ تطابقتی وظیفہ۔

۲۔ تقسیمی وظیفہ

۳۔ تطبیقی وظیفہ۔

ا۔تطابقتی وظیفہ۔

ایسے طلبہ جنہوں نے مناسب تعلیمی پروگرام کا انتخاب کر لیا ہوتا ہے، بھی مدد یا علاج کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اگر استاد ایسے طلبہ کو مدد فراہم کرنے کی ٹھان لے تو اس سے باقی طلبہ کے وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ اس لیے مشیر ایسے طلبہ کو مدد فراہم کر کے ان کی مشکلات کو دور کرتا ہے اور معلم اپنے تدریسی کام کو بہتر طور پر کرسکتا ہے۔ سکول کے مشیر کی یہ تطابقتی خدمات تمام طلباء کے لیے نہیں بلکہ ضرورت کے وقت انہیں مدد ملنی چاہیے۔ معلم کو چاہیے کہ ایسے طلبہ جن کی مدد کی ضرورت ہو انہیں مشیر سے رابطہ قائم کرنے کے لیے کہے۔ مشیر مرحلے میں تشخیص اور معالجاتی خدمت مہیا کر کے بچوں کے غیر معمولی مسائل مثلاً ناکامی، ناخوشی دوستوں کی کمی اور معاشرتی زندگی میں تسکین فراہم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

تقسیمی وظیفہ۔

سکول اپنے وقت کا تقریباً نصف رہنمائی کے تقسیمی کام پر صرف کرتا ہے اور طلبہ کو پروگراموں کے انتخاب اور تعلیمی پیشوں کا منصوبہ بنانے میں مدد دیتا ہے۔ اس لحاظ سے رہنمائی کا بنیادی کام طلبہ کو ایسی مدد دینا ہے کہ وہ اپنی توانائیوں کو بہت سے تعلیمی راستوں پر صحیح طور تقسیم کر سکے اور بچے کے کردار اور ضروریات کے پیش نظر موزوں کورسوں اور سرگرمیوں کی تلاش اور انتخاب میں مدد دی جائے۔ مشیر طلبہ کی انفرادی ضروریات کا پتہ لگاتا ہے اور ان ضروریات کا علم طلبہ اور ان اساتذہ کو مہیا کرتا ہے جو سکول پروگرام کی تشکیل کر رہے ہوتے ہیں۔

تطبیقی وظیفہ۔ معاشرے کی جانب سے سکول پر عائد شدہ ذمہ داریاں پوری کرنے کی غرض سے سکول کو سرگرمیاں طلبہ کی اصل ضرورتوں کے مطابق ڈھالنی چاہیے۔ نصب سازی میں مشیروں کا کردار اس لحاظ سے خاصا اہم ہے کیونکہ وہ طلبہ کے ساتھ کام کرتے ہوئے ان کی ضروریات کا زیادہ علم رکھتے ہیں اس لئے انہیں طلبہ کے متعلق معلومات اکھٹا کر کے نصاب سازوں کو بھیجنی چاہیے۔

سکول کی سطح پر رہنمائی کے قیام میں مشکلات۔

سکول کی سطح پر ہر رہنمائی ایک نازک اور محنت طلب امر ہے رہنمائی دراصل فرد کو اس کے مسائل سمجھنے اور ان پر قابو پانے کا اہل بناتی ہے۔ رہنمائی نہ ہونے کے نتیجے میں فرد راستے سے ہٹ سکتا ہے۔ غلط فیصلے کر سکتا ہے۔ اور عدم مطابقت کا شکار ہوسکتا ہے۔ تعلم میں رہنمائی دراصل بذاتِ خود ایک تعلیم ہے جو اپنے آپ کو سمجھنے اور مسائل پر قابو پانے کا اہل بناتی ہے۔ رہنمائی میں مشاورت بھی شامل ہے۔ یہ دو افراد کے درمیان براہ راست اور لگا تار گفتگو کا ایک سلسلہ ہے۔ مشاورت ہر وقت اور ہر قسم کے آدمی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ رہنمائی دراصل مسائل میں گھرے ہوئے اور تعلیمی طور پر پس ماندہ لوگوں کی مدد کرنا ہے۔ رہنمائی کی ضرورت کا اندازہ مندرجہ ذیل نکات سے لگایا جا سکتا ہے۔

اہم مسائل

سکول کی سطح پر طالب علم کے لیے بنیادی مشکلا میں سے نفس مضمون کا باور کرانا اور اس پر اپنے وسائل لگانا ہے۔

1۔ ذہنی اور جسمانی مقاصد: ذہنی اور جسمانی تندرستی کا نہ ہونا بچے کے لیے مسائل پیدا کرتا ہے۔ سکولوں میں پڑھنے والے طلباء مختلف نفسیاتی وجسمانی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

03455045514 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں۔رہنمائی دراصل ان کی خامیوں کو دور کرکے ان کی خوبیوں کو کام میں لانے کا نام ہے۔اگر بچے کی صحیح رہنمائی کی جائے تو اس کی جسمانی وذہنی نشوونما بہتر طور پر کی جاسکتی ہے۔

2۔ **پیشہ وارانہ ضروریات کے لیے:** اساتذہ پیشہ ورانہ ضرورتیا کا خیال نہیں رکھتے اور طلبہ کے مستقبل کے بارے میں فکرمند نہیں ہوتے رہنمائی دراصل فرد کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور رجحانات کے معلوم کرنے میں مدد دیتی ہے۔اس کی بدولت فرد کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اپنی کن صلاحیتوں اور رجحانات کے لحاظ سے کس پیشے کے لیے موزوں ہے۔ ۔ **تفریحی ضروریات کے لیے:** طلبہ کے تفریح سہولیات کا خیال نہیں رکھا جاتا جس کی وجہ سے طلبہ اکتا جاتے ہیں۔تفریحی مشاغل میں شرکت ایک تعمیری عمل ہے۔بچوں کے لیے اس چیز کی نشاندہی ضروری ہے کہ کونسے کھیل ان کی شخصیت پر صحت مندانہ اثرات ڈال سکتے ہیں۔بچوں کو یہ بتایا جاتا ہے کہ اس کے لیے کونسے کھیل زیادہ موزوں ہیں

4۔ **سماجی ضروریات کے لیے:** طلبا کو سماجی ضروریات سے روشناس نہیں کروایا جاتا جو کہ سب سے بڑا مسئلہ اور سکول کی سطح کا بنیادی وجہ ہے۔اگر طلبا کی صحیح رہنمائی کی جائے تو فرد معاشرے کا کارآمد شہری بن جاتا ہے۔صحت مند افراد صحت مند معاشرے کو جنم دیتے ہیں۔لہذا ایسی رہنمائی فراہم کی جائے جو اچھے محنتی ،صحتمند اور جفاکش افراد پیدا کرسکے۔

5۔ **تعلیمی ضروریات کے لیے:** بچے میں آموزش کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کرکے تعلیمی عمل کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔اس کے نتیجے میں تعلیمی ناکامی کے امکانات کم ہوتے ہیں۔اگر بچے کی تعلیمی رہنمائی نہیں کی جائے گی تو شاید وہ اپنی تعلیمی استعداد کو آگے نہ بڑھا سکے۔

رہنمائی کے طریقے: ایک منظم رہنمائی کا طریقہ اپنانا چاہیے تاکہ طلبہ میں عدم توجہ کا عنصر ختم ہوسکے۔مربوط اور مکمل رہنمائی کے لیے ضروری ہے کہ جس شخص کی رہنمائی کی جائے اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کی جائیں۔یہ تین طرح سے حاصل کی جاتی ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔